فتوی نمبر ۴۵/۱۳ کیا فرماتے ہیں علماء کرام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ:

کچھ مسائل میں شریعت کی رُو سے رہنمائی مطلوب ہے بعدۂ نظر شفقت فرمائیں گے

مصلی حالت سجدہ میں پاؤں زمین پر رکھتا ہے۔

سوال (۱) یہ ہیکہ پاؤں کی انگلیوں کو زمین پر رکھنا کیا فرض ہے یا واجب یا سنت؟

سوال (۲) تمام انگلیوں کیلئے یکساں حکم ہے یا بعض کو زمین پر رکھنے سے بھی حکم پورا ہو جائیگا؟

سوال (۳) اگر بالکل بھی انگلیاں زمین پر نہ رکھیں جائے تو کیا حکم ہے؟

سوال (۴) پاؤں کی انگلیوں کیلئے کوئی مقدار مثلاً سبحان اللہ متعین ہے یا نہیں؟

دو سجدوں کے درمیان مصلی نے سر اٹھایا اور اقرب الی الجلوس تھا لیکن مکمل جلوس اختیار نہیں کیا کہ فوراً دوبارہ سجدے کیلئے چلا گیا تو کیا نماز ہو جائیگی یا نہیں یہی سوال رکوع سے متعلق ہے یعنی کہ رفع رأس رکوع سے اختیار کیا اور اقرب الی القیام تھا قیام اختیار کرنے سے پہلے ہی سجدے کے لئے چلا گیا۔

سجدے میں پیشانی اور ناک زمین پر رکھنے کا کیا حکم ہے کسی ایک پر اکتفاء کیا جاسکتا ہے صرف پیشانی پر اکتفاء کی صورت میں کیا حکم ہے اور صرف ناک پر اکتفاء کی صورت میں کیا حکم ہے عذر اور عدم عذر دونوں صورتوں میں حکم یکساں ہے یا فرق ہے؟

المستفتی

امین الدین یوسفزئی غفرلہٗ

مسجد ابراہیم خلیل اللہ و دار العلوم امدادیہ

0300-3556921

الجواب حامداً و مصلیاً

ا۔۔ حالتِ سجدہ میں دونوں پاؤں کی تمام انگلیوں کو قبلہ رخ زمین پر رکھنا سنت ہے، اور دونوں پاؤں میں سے کسی ایک پاؤں کا کچھ حصہ زمین پر لگانا فرض ہے۔

لہذا اگر سجدہ میں بعض انگلیوں کو زمین پر رکھا تو اس سے فرض سجدہ ادا ہو جائے گا البتہ بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

تاہم اگر پورے سجدے میں دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے اور دونوں پیروں کی کسی انگلی کا کوئی حصہ زمین سے نہیں لگا تو ایسی صورت میں نماز درست نہیں ہوگی۔ (ماخذہ خیر الفتاوی محمودیہ: ۴۲۸/۲ وفتاوی دار العلوم دیوبند: ۱۱۴/۲)

فی صحیح البخاری : ۱/ ۱۱۲

عن ابن عباس رضی الله عنه قال قال النبی صلی الله علیه و سلم امرت ان اسجد علی سبعة اعظم : علی الجبهة و اشار بیده علی انفه والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا نکفت الثیاب و الشعر ۔

وفی الدر المختار : ۱/ ۴۴۷

(ومنها السجود) بجبهته وقدمیه ، ووضع اصبع واحدة منهما شرط ۔

وفی الشامیه تحته :

(قوله قدمیه) یجب اسقاطه ، لان وضع اصبع واحدة منهمایکفی کما ذکره بعدح ۔ وافاد انه لو لم یضع شیئا من القدمین لم یصح السجود وهو مقتضی ما قد مناه آنفاعن البحر ۔

وفی الدر المختار : ۱/ ۵۰۳

(ویستقبل باطراف اصابعه رجلیه القبلة ، ویکره ان لم یفعل) ذلك کما یکره لو وضع قدما ورفع اخری بلا عذر ۔

۲۔۔۔رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا اور دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا واجب ہے، لہذا اگر کوئی شخص رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا نہیں ہوا اور سجدہ میں چلا گیا یا پہلے سجدہ سے اٹھ کر سیدھا نہیں بیٹھا اور فوراً دوسرے سجدہ میں چلا گیا تو ترکِ واجب کی وجہ سے اس پر نماز کا لوٹانا واجب ہے۔(ماخذہ فتاوی دارالعلوم دیوبند:۲/۱۱۵،آپ کے مسائل اوران کا حل:۳/۳۶۰)

فی الدر المختار : ۱/ ۴۶۴

ولها واجبات ـــــ (وتعدیل الارکان) ای تسکین الجوارح قدر تسبیحة فی الرکوع والسجود وکذا فی الرفع منهما علی ما اختاره الکمال ۔

وفی الشامیة تحته :

(قوله وکذا فی الرفع منهما) ای یجب التعدیل ایضا فی القومة من الرکوع والجلسة بین السجدتین ۔

وفی حلبی کبیر : ۲۹۴

(والثامنة) من الفرائض وهی الثانیة من المختلف فیهما (تعدیل الارکان)فانه (عند ابی یوسف فرض لما ذکرنا من الحدیث)ای حدیث ابن مسعود المتقدم فی اول ذکر الفرائض (وعندها) تعدیل الارکان (من الواجبات) لا من الفرائض وقد تقدم الد لیل هناك وسئل محمدعن ترك الا عتدال فی الرکوع والسجود فقال انی اخاف ان لا تجوز صلوته ــــ قال الشیخ کمال الدین بن الهمام لا اشکال فی وجوب الاعادة اذ هو الحکم فی کل صلوة ادیت مع کراهة التحریم ویکون جابرا للاول لان الفرض لا یتکرر ــــ وینبغی ان تکون القومة والجلسة واجبتین للمواظبة ۔

وفی الدر المختار : ۱/ ۴۵۶

(ولها واجبات) لا تفسد بترکها وتعاد وجوبا فی العمد والسهو ان لم یسجد له ، وان لم یعدها یکون فاسقا آثما ، وکذا کل صلوة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها والمختار انه جابر للاول ۔

وفی الشامیة تحته :

(قوله وتعادو جوبا) ای بترك هذه الواجبات او واحد منها ۔

۳۔۔۔عام حالت میں سجدہ میں پیشانی اورناک دونوں لگاناضروری ہے۔

اوراگرعذرکی وجہ سےکوئی شخص صرف پیشانی پرسجدہ کرےاورناک زمین پرنہ لگائےتواس کاسجدہ درست ہے، اوراگربغیرعذرکےاس طرح سجدہ کیاتوایسا کرنامکروہ ہے۔

اوراگرکسی شخص نےصرف ناک پرسجدہ کیااور پیشانی زمین پر بالکل نہیں لگائی اوراس نے ایسا بلا عذرکیا ہو تومفتی بہ قول کےمطابق اس کاسجدہ ہی ادانہیں ہوگااورنمازبھی درست نہیں ہوگی۔اوراگراس نےکسی عذرکی وجہ سے پیشانی زمین پرنہیں لگائی توایسی صورت میں سجدہ اداہوجائےگااورنمازبھی درست ہوجائےگی۔

فی حلبی کبیر : ۲۸۲

(والخامسة) من الفرائض (السجدة وهی فریضة تتادی)ــــ (بوضع

الجبهة والا نف والقدمين واليدين والركبتين)ــــــ (وان وضع جبهته دون انفه جاز) سجوده (بالا جماع) ولكن (ان كان ذلك من غير عذر) يلزم منه الحرج فى موضع الا نف (يكره) على ماذكرفى المزيدوالمفيد ـــــ (وان وضع انفه) دون جبهته (فكذلك) يجوز سجوده ولكن يكره ان كان بغير عذر (عند ابى حنيفة) رضى الله عنه ـــــ(وقالا لا يجوز)السجود (بالا نف) وحده (الا اذا كان بجبهته عذر)۔

فى الدر المختار : ۱/ ۴۹۸

(وسجد بانفه) اى على ما صلب منه (وجبهته) ـــــ (وكره اقتصاره)فى السجود (على احدهما) ومنعا الا كتفاء بالا نف بلا عذر واليه صح رجوعه وعليه الفتوى ۔

الجواب صحیح
ابوسحبان محمد عرفان عفی عنہ
نائب مفتی
دارالافتاء جامعہ عربیہ ریاض العلوم حیدرآباد
۲۵/رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ

جاری کردہ
محمد عادل شیخ غفراللہ لہ ولوالدیہ
۲۵/رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ

واللہ اعلم بالصواب
محمد عادل شیخ غفراللہ لہ ولوالدیہ
دارالافتاء جامعہ عربیہ ریاض العلوم حیدرآباد
۲۵/رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ